قدم الشیخ عبدالقادر قدس سرہٗ

علیٰ رقاب الاولیاء الاکابر رضی اللہ عنہم

ممتاز احمد چشتی

[illegible] انوار العلوم ملتان

جس کے منبر ہوئے گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

فرمانِ غوثیہ

قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

کی توضیح و تشریح پر بصیرت افروز تحقیقی کتاب

قدمُ الشیخ عبدِالقادر علیٰ رقابِ الاولیاءِ الاکابر رضی اللہ عنہم

مُمتاز احمد چشتی

خطیب و مدرّس جامعہ انوار العلوم ملتان

ناشر
بزمِ سعید
جامعہ انوار العلوم ملتان

نام کتاب	------------	قدم الشیخ عبد القادر علیٰ رقاب الاولیاء الاکابر
نام مصنف	------------	ممتاز احمد چشتی خطیب و مدرّس جامعہ انوار العلوم ملتان
نظرِ ثانی	------------	علامہ محمد عبد الحکیم چشتی سینئر مدرّس جامعہ انوار العلوم
تصحیح و ترتیب	------------	مولانا عبد العزیز سعیدی مدرّس جامعہ انوار العلوم
پروف ریڈنگ	------------	حافظ راشد محمود، حافظ عبد الرزاق سعیدی
کمپیوٹر کمپوزنگ	------------	الرحمٰن کمپوزنگ سنٹر (۲۱- آٹو پلازہ ڈیرہ اڈا ملتان)
طابع	------------	الخطاط پرنٹنگ پریس شاہین مارکیٹ ملتان
ناشر	------------	بزمِ سعید جامعہ انوار العلوم نیو ملتان
صفحات	------------	۴۹۴
ھدیہ	------------	۱۵۰/- روپے

ملنے کا پتہ

(۱) دفتر بزمِ سعید جامعہ انوار العلوم ٹی بلاک نیو ملتان

(۲) کاظمی پبلیکیشنز کچہری روڈ ملتان

(۳) کتب خانہ بزمِ سعید شاہی عیدگاہ خانیوال روڈ ملتان

ہستم سگِ آستانِ عبد القادر
قسمت رسدم زخوانِ عبد القادر
گفتا قدمم بہ گردنِ اقطاب است
سُبحان اللہ! شانِ عبد القادر

چوں موجِ قبولِ ازلی مے آید
سالک بہ درِ غوثِ جلی مے آید
آں تاجورِ فقر و امیرِ بغداد
از گلشنِ او بُوئے علی مے آید

◎

نامدِ سلف عدیلِ عبدالقادر

نایدِ بخلف بدیلِ عبدالقادر

مثلش گراز اہلِ قرب جوئی گوئی

عبدالقادر مثیلِ عبدالقادر

اے ظلِ الٰہ شیخ عبدالقادر

اے بندہ پناہ شیخ عبدالقادر

محتاج و گدائیم تو ذوالتاج و کریم

شیئاً للہ شیخ عبدالقادر

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

فہرست مضامین کتاب

وقت کی اہم ضرورت تھی۔ ایک صاحب نے علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر بزرگوں کے کلام میں قطع و برید کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ سکر اور مستی کے عالم میں سرزد ہوا۔ آپ اس میں مامور من اللہ نہیں تھے اور یہ صرف ان معاصرین تک محدود ہے جنہوں نے آپ کا زمانہ پایا۔ فاضل مصنف مولانا ممتاز احمد چشتی نے علامہ شعرانی کی تصانیف "لطائف المنن" "الیواقیت والجواہر" اور حضرت شیخ اکبر کی کتاب "الفتوحات المکیہ" کا بغور مطالعہ کر کے معترض کی قطع و برید کا سراغ لگایا اور پھر ان ہی کتابوں سے اس کو جواب دیا اور فضائل و کمالاتِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و اہمیت کو ثابت کیا۔

معترض کا موقف یہ تھا کہ مامور من اللہ صرف انبیائے کرام ہوتے ہیں۔ فاضل مصنف نے اکابر صوفیائے کرام بالخصوص علامہ شعرانی، شیخ ابن عربی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے کلام سے ثابت کیا کہ اس فرمان میں آپ مامور من اللہ تھے، اس وقت آپ سکر و مستی کے عالم میں نہ تھے ورنہ اکابر اولیائے کرام آپ کے آگے سرنگوں نہ ہوتے، جو امر انبیائے کرام کے ساتھ مخصوص ہے وہ امرِ تشریعی ہے جبکہ اولیائے کرام کا مامور ہونا امرِ الہامی سے ہوتا ہے۔

رہی دوسری بات کہ یہ فرمان صرف معاصرین کے لئے تھا، اس بارے میں فاضل مصنف نے تسلیم کیا کہ سلف صالحین میں کچھ لوگوں نے ایسی بات کہی ہے لیکن اکثریت اور جمہور کا مسلک یہی رہا ہے کہ متقدمین اور متاخرین تمام اولیائے کرام اس فرمان کے عموم میں داخل ہیں البتہ حضرات صحابہ کرام اس میں داخل نہیں، جیسا کہ ہمارے شیخ کامل جامع شریعت و طریقت مجدد دین و ملت حضور سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز نے تحقیق فرمائی ہے کہ اگرچہ صحابہ کرام ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے لیکن عرف میں انہیں ولی نہیں کہا جاتا بلکہ اس سے افضل لقب "صحابیٔ رسول ﷺ" سے یاد کیا جاتا ہے۔

چونکہ معترض کو عرف کے دلیلِ شرعی ہونے سے انکار تھا اس لئے فاضل مصنف مولانا ممتاز احمد صاحب چشتی سلّمہ ربہ نے اصول شاشی سے لے کر توضیح تلویح تک تمام کتبِ متداولہ سے عرف کی اہمیت کو ثابت کیا۔ اسی طرح "کل ولی اللہ" میں لفظِ "کُل" کے عموم کو اصولِ فقہ کی مستند کتابوں سے ثابت کیا، امید ہے جو منصف مزاج اس تحریر کو پڑھے گا مطمئن ہو جائے گا۔

معترض نے حضرات مشائخ چشت کے ارشادات میں تحریف کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ حضرات، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم کی فضیلت کو نہیں مانتے۔ مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ مشائخ چشت اہل بہشت کے اقوال سے ثابت کیا کہ وہ سب حضرات، حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کے معترف ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ حضور غوث پاک محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک تمام اولیاء کی گردن پر ہے۔

حضور خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ العزیز کے استفادے کو فاضل مصنف نے مشائخ چشت اور مولانا جمالی سہروردی کے حوالوں سے ثابت کیا۔ اسی طرح حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اور حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال اور حوالے پیش کئے۔ حضور غوثِ زمان شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اور خاتم العاشقین خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن شریف کی کتابوں اور ملفوظات کے حوالوں سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کو ثابت کیا اور اس حقیقت کو اچھی طرح واضح کیا کہ

ع: متحد ہستند شیرانِ احد

اللہ تعالیٰ کے شیر آپس میں متحد اور شیر و شکر ہیں۔ غرضیکہ فاضل مصنف سلّمہ ربہ نے دلائل کا انبار لگا کر معترض کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا جو وہ چشتیہ اور قادریہ سلسلوں کے متوسلین کے درمیان بصورتِ مفاخرت پیدا کرنا چاہتے تھے۔ یہ بہت بڑا فتنہ تھا اور اس کا سدِباب وقت کی اہم ضرورت تھا۔

معترض صاحب نے کرامت کی اہمیت کو گھٹانے کی مذموم کوشش کی اور اس طرح یہ تاثر دیا کہ غوث پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات کی شہرت اور تواتر سے کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں ہوتی حالانکہ یہ بھی انتہائی مذموم اور مکروہ کوشش ہے' کرامت یقیناً معیارِ فضیلت ہے اور کرامات کی کثرت ولی کی ولایت کو چار چاند لگا دیتی ہے' اس لئے کرامت کو حیض اور ترکِ فرائض سے تشبیہ دینا انتہائی غلط بات ہے اور معتزلانہ اندازِ فکر ہے۔ پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جمہور کے نزدیک ولی کی کرامت درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے جس کی پیروی سے وہ مقامِ ولایت پر پہنچا اور اس سے خوارقِ عادات کا ظہور ہوا۔

حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اولیائے کرام کی کثیر کرامات حقیقت میں حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں' ان کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش کرنا اربابِ تحقیق کے شایانِ شان نہیں۔ سچے اہلِ محبت کو بزرگانِ دین کے کرامات بیان کرنے اور سننے سے دلی تسکین نصیب ہوتی ہے اور نورِ ایمان میں مزید تنویر آجاتی ہے اس لئے علامہ نبہانی جیسے محقق عالم نے "جامع کرامات الاولیاء" تصنیف کی۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات اخبارِ متواترہ کے ذیل میں آتی ہیں اور حافظ شمس الدین ذہبی نے ان کو موسلادھار بارش سے تشبیہ دی ہے۔ خبرِ متواتر کا انکار جہالت اور تعصب کے سوا کچھ نہیں۔

محبوب سبحانی کے ضمن میں لفظِ سبحان اور لفظِ اللہ کی تحقیق' تفسیر کبیر' تفسیر روح المعانی' تفسیر بیضاوی اور اس کے مستند حواشی سے کی گئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظِ سبحان کو جو مناسبت ذاتِ حق سبحانہ و تعالیٰ سے ہے اور اس سے کمالِ تنزیہہ کا جو مفہوم اخذ ہوتا ہے وہ کسی اور کلمے میں نہیں۔

فاضل مصنف نے عام طور پر تحقیقی جواب دیئے ہیں لیکن کہیں الزامی جواب کا انداز اختیار کیا ہے تو وہ ان کی حاضر جوابی اور ذہنی صلاحیت کا مظہر

ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں مشہور روایت ہے کہ ایک عیسائی نے آپ پر اعتراض کیا کہ آپ کہتے ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں جب ان کے نواسے کو کربلا میں شہید کیا جا رہا تھا تو انہوں نے کیوں اپنے نواسے کی مدد نہ کی۔ شاہ صاحب نے فی البدیہہ الزامی جواب دیا کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مدد طلب کرنے کے لئے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں نے میرے بیٹے کو سولی پر چڑھا دیا میں اس کی مدد نہیں کر سکا۔ میں تمہارے نواسے کی کیونکر مدد کر سکتا ہوں۔ اس اعتراض کے تحقیقی جواب متعدد ہو سکتے ہیں مگر جو لطافت شاہ صاحب کے جواب میں ہے وہ ان ہی کا حصہ ہے۔

مولانا ممتاز احمد چشتی سلمہ نے بھی کہیں کہیں الزامی جواب کا انداز اختیار کیا ہے مگر وہ بھی اہلِ علم کی نظر میں یقیناً ان کی ذہانت اور حاضر جوابی کی دلیل ہے ویسے عام طور پر دلیلِ عقلی کا رد' دلیلِ عقلی سے اور دلیلِ نقلی کا رد' دلیلِ نقلی سے کیا گیا ہے جیسا کہ کتاب پڑھنے سے واضح ہو جائے گا۔

مولانا ممتاز احمد چشتی زید مجدہ نے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محبت بھرے تذکرے سے اس کتاب کو سدا بہار پھول کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اس میں مناسب نظر آتا تھا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے کسی ایسی شخصیت کا ذکر بھی کیا جائے جو حضور غوث پاک کے فیوضات و برکات کی مظہر ہو' اس مقصد کے لئے ان کا یہ انتخاب بڑا مستحسن ہے کہ حضرت سیدنا و مرشدنا جامع شریعت و طریقت نائبِ غوثِ اعظم سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز کا ذکر جامعیت اور علم و تحقیق کے انداز میں کیا جائے جو سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ قادریہ دونوں میں عظیم فضائل کے مالک ہیں۔

قدماء میں یقیناً بہت سے حضرات حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و کمالات کا نمونہ ہو گزرے ہیں مگر متاخرین میں علم و عمل' تقویٰ' مجاہدہ و ریاضت'

غوثیہ چشتیہ مہریہ گولڑہ شریف کے کتب خانے سے ہمیں بھرپور استفادے کا موقعہ عطا فرمایا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ محترم جناب صاحبزادہ سید ارشد سعید صاحب کاظمی زید لطفہ استاد شعبہ حدیث جامعہ انوار العلوم ملتان نے بارگاہِ غوثیت کے ساتھ عقیدت و نیاز کا ثبوت دیتے ہوئے کتاب کی تکمیل میں ہر مرحلے پر مخلصانہ تعاون کیا جس کا ہمیں دل کی گہرائیوں سے احساس و اعتراف ہے۔ برادرِ طریقت حضرت علامہ حافظ محمد عبدالحکیم صاحب چشتی زید مجدہ سینئر مدرس جامعہ انوار العلوم کے ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے مصروفیات کے باوجود کتاب کے مسودات پر نظرِ ثانی کی اور مفید مشوروں سے ہماری رہنمائی کی۔ محترم جناب خواجہ محمد عادل صاحب چشتی ملتانی سلمہ نے مشائخ چشت کے حالات پر مشتمل کتابوں کی فراہمی میں ہمارے ساتھ جو مخلصانہ تعاون کیا ہم اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ مولانا حافظ عبدالعزیز سعیدی مدرس جامعہ انوار العلوم نے کتاب کی کمپوزنگ میں تعاون کیا۔ مولانا حافظ عبدالرزاق سعیدی نے مسودات کی تصحیح و ترتیب میں مسلسل تعاون کیا۔ بہت سے دوسرے احباب جنہوں نے اس سلسلے میں جزوی تعاون فرمایا ہم ان کے ممنون ہیں' اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔

خاکپائے اہلِ محبت فقیر ممتاز احمد چشتی عفی عنہ
خطیب و مدرس جامعہ انوار العلوم ملتان

مشہورِ زمانہ فرمانِ غوثیہ

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہورِ زمانہ ارشادِ گرامی "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" کو سب علماء و مشائخ نے تسلیم کیا ہے البتہ اس کے عموم اور اس پر مترتب ہونے والے نتائج سے بعض لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اس اختلاف کو اعتراض اور تنقید کا رنگ دینے میں معترض صاحب نے منفرد طریقہ اختیار کیا ہے۔ علماء اور مشائخ میں سے بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ کا یہ ارشاد آپ کے ہم زمان اولیائے کرام کے لئے ہے' متقدمین اور متاخرین اولیائے کرام اس فرمان میں داخل نہیں' انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر یہ ارشاد متقدمین کو شامل ہو تو پھر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس میں آئیں گے اور انہیں شامل کرنا احترام و ادب کے لحاظ سے مناسب نہیں کیونکہ صحابیت کا مرتبہ ولایت سے بلند و بالا ہے' اکثر علماء و مشائخ کا خیال ہے اور ہمارا موقف بھی یہی ہے کہ آپ کا یہ ارشاد عالمِ صحو و تمکین میں بامرِ الٰہی صادر ہوا ہے آپ کو اس طرح کہنے کا منجانب اللہ حکم دیا گیا ہے اور آپ کا یہ ارشاد تمام اولیائے کرام یعنی متقدمین' معاصرین اور متاخرین کو شامل ہے۔ البتہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس میں داخل نہیں کیونکہ عرف اور محاورے میں انہیں اولیائے کرام نہیں کہا جاتا اور حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان اولیائے کرام کے لئے ہے پس یہ حضرات ولایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود اپنے مخصوص و معروف لقب صحابیٔ رسول کی وجہ سے مستثنیٰ قرار پائیں گے۔

معترض صاحب کا انوکھا نظریہ

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشادِ گرامی کے بارے میں معترض صاحب نے بڑی حکمتِ عملی اور منصوبہ بندی سے کام لیا ہے اور اپنے اختلاف کی نوعیت کو بڑی وسعت اور مہارت سے پیش کیا ہے انہوں نے اس ارشادِ گرامی کے بارے میں بہت عرق ریزی کی ہے اور پوری کوشش کی ہے کہ کسی